سوال

(61) مشکوک دن کا روزہ رکھنے کے بعد چاند دیکھنے کی یقینی شہادت مل جائے تو پھر الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مشکوک دن کا روزہ رکھنے کے بعد چاند دیکھنے کی یقینی شہادت مل جائے تو پھر رکھے ہوئے روزہ کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوٰۃ کتاب العلم میں ہے :

((عن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قال فی القراٰن برأیه فاصاب فاخطأ)) (رواہ الترمذی وابوداؤد)

''یعنی جو شخص قرآن میں رائے سے کہتا ہے، پس وہ صواب کو پہنچا تو یقینا اس نے خطا کی ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہواجب ابتداء چیز کی جرم ہو تو صحیح ہونے سے وہ معاف نہیں ہوتا۔ مثلاً کوئی شخص کسی عورت کے پاس گیا۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ غیر ہے، اس سے صحبت کرلی،، بعد میں معلوم ہواکہ اس کی بیوی ہے، تو وہ قصور سے بری نہیں ہوسکتا۔ ایسے ہی اس کے برعکس اپنے دل میں یہ سمجھ کرکہ یہ میری بیوی ہے، اگر صحبت کرلے، اوروہ غیر عورت نکل آئے تو اسے وہ مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایسا ایک واقعہ امام ابوحنیفہ کے زمانہ میں ہوا دو بہنوں کی شادی دو بھائیوں سے ہوئی، رخصتی کے وقت غلطی سے ہر ایک کی منکوحہ دوسرے کے گھر میں بھیج دی گئی۔ تو اس سے وہ مجرم نہیں قرار دیئے گئے۔ کیونکہ اُن کی نیت بخیر تھی بہت سے مسائل ایسے ہیں اُن میں نیت کا اثر بھی عمل پر پڑتا ہے، یعنی نیکی گناہ ہوجاتی ہے اور گناہ نیکی بن جاتا ہے، صورت مسئولہ میں روزہ صحیح ہوجائے گا۔ جیسے حدیث مذکورہ میں تفسیر غلط نہیں ہوگی۔ تفسیر کرنے وال گناہ گار ہوگا۔ ایسے ہی یہ روزہ صحیح ہوجائے گا۔ لیکن ایسا روزہ رکھنے والا گناہ گار ہوگا۔ (عبداللہ امرتسری روپڑی، یکم رمضان ۱۳۸۰ھ) (فتاویٰ اہل حدیث جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۴۹)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

محدث فتویٰ